101590 - اپنی بجائے والدین کو حج کرانا

سوال

ایسے شخص کے بارہ میں کیا حکم ہے جس نے خود تو حج نہیں کیا لیکن اپنے والدین کو حج کرایا ہو ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جو حج کی استطاعت رکھتا ہو اور اس میں حج کی شروط بھی پائی جائیں تو اس پر اسی برس حج کرنا فرض ہو جاتا ہے، اور والدین یا کسی اور کے حج کی بنا پر اپنے حج میں تاخیر کرنی جائز نہیں؛ کیونکہ علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق حج فوری طور پر فرض ہوتا ہے، اور پھر فرض عین کو والدین کے ساتھ حسن سلوك سے مقدم کیا جائيگا.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اللہ تعالی کے لیے لوگوں پر بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے جو اس تك جانے کی استطاعت رکھتا ہو، اور جو کوئی کفر کرے تو اللہ سبحانہ و تعالی جہان والوں سے بےپرواہ ہے آل عمران (97).

اور اس لیے بھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" مکہ جانے میں جلدی کرو، کیونکہ تم میں سے کسی کو بھی علم نہیں کہ اسے کیا بیماری لاحق ہو جائے یا کیا ضرورت پیش آ جائے "

اسے ابو نعیم نے " الحلیۃ " میں اور بیہقی نے " شعب الایمان " میں روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (3990) میں حسن قرار دیا ہے.

مزید آپ سوال نمبر (41702) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اس حالت میں والدین کا حج تو صحیح ہوگا، لیکن اس بیٹے کو استطاعت کی موجودگی میں حج جلد کرنا چاہیے.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

کیا انسان کے لیے خود حج پر جانے سے قبل اپنے والدین کو حج پر بھیجنا جائز ہے ؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

" ہر آزاد عاقل و بالغ اور حج کی استطاعت رکھنے والے مسلمان پر زندگی میں ایك بار حج کرنا فرض ہے، اور کسی واجب کی ادائیگی میں والدین کی معاونت کرنا اور والدین سے حسن سلوك کرنا بقدر استطاعت مشروع ہے.

لیکن یہ ہے کہ اگر آپ اپنے والدین کے ساتھ حج نہیں کر سکتے تو پہلے آپ اپنا فرضی حج کریں، اور پھر والدین کے حج کرنے میں تعاون کریں، اور اگر آپ اپنے حج سے پہلے والدین کو حج کراتے ہیں تو ان کا حج صحیح ہوگا "

اللہ سبحانہ و تعالی ہی توفیق دینے والا ہے " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (11 / 70).

واللہ اعلم .